

اردو لکھنا سکھانا

تحریر: پروفیسر نسreen زہرا
نظر ثانی: ڈاکٹر عطش درانی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
110	تعارف	
110	مقاصد	
111	لکھنا سکھانے کے ابتدائی امور	1-
111	1.1 بنیادی مشقیں	
112	1.2 پورے اور نقل	
113	1.3 نقطے اور شوٹے	
113	1.4 المانویسی	
115	1.5 خوش خطی	
117	1.6 اہم نکات	
118	خود آزمائی نمبر 1	
119	لکھنا سکھانے کے دیگر امور	2-
119	2.1 انشائے تحریری	
120	2.2 ادبی نگارشات	
121	2.3 تدریسی مقاصد	
124	2.4 تحریری مقابلے	
125	2.5 اہم نکات	
125	خود آزمائی نمبر 2	
126	جوابات	3-
128	کتابیات	4-

تعارف

سننے، بولنے اور پڑھنے کے بعد تدریسیاتی حوالے سے لکھنے کی باری آتی ہے۔ یعنی یہ ایسی مہارت ہے جس کے ذریعے انسان اپنی بات اپنے ہم عصر اور بعد میں آنے والے انسانوں تک پہنچا سکتا ہے۔ لکھنا انسانی زندگی کی ایک ایسی مہارت ہے جو علم، فن، تہذیب، دین، اخلاق، ادب غرض یہ کہ بے شمار شعبہ ہائے زندگی کی ترویج و اشاعت اور تحفظ کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس یونٹ میں اسی مہارت کے درسی پہلو کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے ان مہارتوں کو پختہ کرنے کے لیے موزوں طریقہ تدریس کی نشان دہی ہو سکتی ہے۔

مقاصد

ہمیں امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے:

- 1۔ لکھنے کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں گے۔
- 2۔ لکھنے کی مہارت کی وضاحت کر سکیں گے۔
- 3۔ لکھنا سکھانے کے لیے موزوں طریقہ تدریس اختیار کر سکیں گے۔
- 4۔ لکھنا سکھانے کے حوالے سے اپنی تدریس کا جائزہ لے کر اسے مزید بہتر بنائیں گے۔

1- لکھنا سکھانے کے ابتدائی امور

اگرچہ لکھنا ایک ایسی مہارت سمجھا جاتا ہے جسے سننے، بولنے اور پڑھنے کے بعد کا درجہ دیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ مہارت پڑھنے سے پہلے وجود میں آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پڑھنے کا کام اس وقت شروع ہوگا جب کوئی چیز لکھی جائے گی۔ چنانچہ پہلے لکھنے کی مہارت وجود میں آتی ہے تو اسے پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ لکھنے کا عمل پڑھنے کی نسبت اور بہت سی ذیلی مہارتوں کا متقاضی ہے۔ اس میں بہت سے اعضا کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ خاص طور پر ہاتھ اور آنکھ کا عمل زیادہ ہوتا ہے۔ لکھنے میں انگلیوں کو ایک خاص انداز سے حرکت دی جاتی ہے اور ایسی حرکات کا عادی بنایا جاتا ہے جن سے آلتحریر خواہ پنسل ہو یا قلم، چاک ہو یا مارکر مخصوص سمتوں اور انداز سے حرکت میں لایا جاسکے۔ اس ذیلی مہارت کے لیے بہت زیادہ مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

لکھنے کی ابتدا تصویر کشی سے ہوتی۔ ان تصاویر سے پیغام رسانی کا مطلب اخذ کیا جانے لگا تو رفتہ رفتہ انہیں انسانی آوازوں کی قائم مقامی حاصل ہو گئی۔ یہی تصویریں ادا لے بدلے حروف تہجی کی صورت اختیار کر گئیں۔ لکھنے کی رفتار تیز کرنے کی کوشش میں ہر حرف کی کئی صورتیں پیدا ہو گئیں۔ حروف ملا کر ارکان یا الفاظ کی صورت میں وجود میں آنے لگے۔ پڑھنے کا تعلق تو ان مخصوص نقوش کو محض پہچاننے سے ہے لیکن لکھنے کا تعلق اس مخصوص نقش کو نہ صرف وضع کرنے بلکہ ایک خاص توازن سے لکھنے اور لکھنے کے لیے آلتحریر کو پکڑنے سے مختلف سمتوں میں حرکت دینے، اس سے مخصوص اور متعین نقوش وجود میں لانے کے کئی مراحل ہیں۔

1.1 بنیادی مشقیں

لکھنا سکھانے کے لیے جن ذیلی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لیے مندرجہ ذیل بنیادی مشقیں درکار ہیں۔

(1) کاغذ، تختہ تحریر یا زمین پر پے قلم یا انگلی سے سیدھی یا نیڑھی، عمودی لکیریں اٹلے سیدھے دائرے، نقطے وغیرہ بنائیں۔

(2) ایسے تصویری خاکے بنائیں جن میں ہاتھ کی مختلف حرکات ضروری ہوں۔

(3) حروف تہجی کی بنیادی شکلوں پر مبنی خاکوں میں رنگ بھریں۔

(4) حروف تہجی کی بنیادی شکلوں پر مبنی خاکے بنوائے جائیں جیسے درخت، کشتی، چاند، سیب، آری، چمٹا، آنکھ

چھڑی وغیرہ

- (5) گتے کے کئے ہوئے حروف بنوائیں۔
 (6) سٹینسل سے حروف یا مرکبات تیار کرائیں۔
 (7) ایک جیسی شکلوں کے حروف کی مشق ایک بار اکٹھی کرائیں جیسے۔

الف) 'ا' م

ب) 'ب' 'پ' 'ت' 'ٹ' 'ث' 'ک' 'گ' 'ف' 'ے'

ج) 'ڈ' 'ڈ' 'ز' 'ز' 'ظ' 'ط'

د) 'ن' 'ل' 'ق' 'ی'

ر) 'س' 'ش' 'ص' 'ض'

س) 'ھ' 'بھ' 'پھ' 'تھ' 'ٹھ' 'بھ' 'دھ' 'ڈھ' 'کھ' 'گھ' 'مھ' 'نھ'

ص) 'ح' 'ج' 'خ' 'غ' 'ء'

- (8) اگلے مرحلے پر ایسے الفاظ منتخب کیے جائیں جن میں حروف کی مکمل شکلیں قائم رہیں جیسے 'آرا' 'دارا' 'آوا' 'آواز' 'آج' 'راج' 'داغ' وغیرہ

1.2 پورے اور نقل

بچوں کو حروف لکھنے کی مشق کرانے کے لیے پنسل یا چاک سے حروف لکھ کر دیے جاتے ہیں جن کے اوپر وہ قلم پھیرتے ہیں۔ اس عمل کو پورے کہتے ہیں اسی طرح بچوں کو ایک نمونہ دے کر اس کی نقل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ لکھنے کا نمونہ کتاب، نقل نویسی کی کاپی یا کارڈ وغیرہ پر تحریر ہوتا ہے اور طالب علم اسے دیکھ کر ویسی ہی شکل بناتا ہے دوسری صورت میں استاد تختہ تحریر پر بچوں کے سامنے حروف یا الفاظ لکھتا ہے۔ یہ دوسری صورت اس لحاظ سے بہتر ہے کہ بچے استاد کو لکھتے ہوئے دیکھ کر تحریر کی سمت اور مختلف حرکات کو بھی ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر اس امر کا امکان ہے کہ بچے بعض حروف کی غلط سمت کو اختیار کر کے لکھنا شروع نہ کر دیں۔ مثلاً 'ب' کو بائیں طرف سے اور 'ج' کو دائیں طرف سے۔ یہ عادتیں بعد میں راسخ ہو جاتی ہیں اس لیے مناسب یہی ہے کہ انہیں شروع ہی سے درست انداز میں (?) کرنا سکھایا جائے۔

پورے اور نقل کی مشقیں سادہ حروف سے شروع کی جانی چاہئیں۔ پھر بتدریج الفاظ جملوں اور عبارتوں تک اسے بڑھاتے چلے جانا چاہیے۔ بچے جب ایسی مشقیں کر رہے ہوں تو استاد کو چاہیے کہ وہ ہر بچے کے پاس جا کر اس کے قلم یا پنسل پکڑنے کا انداز، انگلیوں کو حرکت دینے کا طریقہ اور مناسب سمت اختیار کرنے کا جائزہ لے اور جہاں غلطی دیکھے اس کی انفرادی طور پر اصلاح کرے۔ یاد رہے کہ لکھنا ایک ایسی مہارت ہے جس کی پختگی کے لیے زیادہ سے زیادہ مشق کرنا ضروری ہے لیکن اس مشق کے ساتھ ساتھ اصلاح اور اچھے نمونوں کی تقلید بھی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے خوش خطی کی کاپیاں بھی استعمال میں لائی جاسکتی ہیں جن کا مطالعہ آپ اگلے موضوعات میں کریں گے۔

1.3 نقطے اور شوشے

اردو تحریر میں سب سے اہم بات نقطوں اور شوشوں کو ان کے صحیح مقام اور درست مقدار میں لگانا ہے۔ اکثر طلبہ کھڑی زبر، زیر اور تنوین کو چھوڑ دیتے ہیں مثلاً لفظ ”پاکستان“ میں سین کے دندانوں کے ساتھ ت کا دندانہ رہ جاتا ہے لفظ ”صبح“ میں صاد کا زائد دندانہ رہ جاتا ہے لفظ ”مصیبت“ میں ”بی“ یا ”ب“ کے دندانے رہ جاتے ہیں۔ لفظ ”رحمان“ میں پہلے جیم کی بجائے پہلے ”ح“ دے دیا جاتا ہے اور جیم کا نقطہ دوسرے حرف ”ج“ کے نیچے آ جاتا ہے۔ لفظ ”محفوظ“ میں ”ح“ کے اوپر ایک نقطہ دے دیا جاتا ہے اسی طرح لفظ ”ملاحظہ“ میں بھی ”ح“ کے اوپر ایک نقطہ لکھ دیا جاتا ہے۔ ان اغلاط کا باعث کتابت کے اصول نہ جاننا اور لفظ کے درست جے معلوم نہ ہونا ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو مشقوں کے ذریعے اور تخیل تحریر پر بکثرت لکھ کر ایسے نقطوں اور شوشوں کی پہچان کرائے جن کی غلطی ہونے کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ عام طور پر ایسے الفاظ کو تخیل تحریر پر الگ الگ حروف میں بھی لکھا جائے اور بچوں کو باہم موازنہ کرنے کی عادت بھی ڈالی جائے۔ بچوں کو اگر ان الفاظ کے معنی سے آگاہ کر دیا جائے تو وہ بہت جلد مانوس ہو جاتے ہیں اور آئندہ اغلاط سے بچ سکتے ہیں۔

1.4 املا نویسی

لکھنے کی مہارتوں اور ذیلی مہارتوں کا جائزہ لینے کے لیے سب سے بہتر طریقہ املا نویسی ہے یعنی بچے استاد کے منہ سے سن کر اسے صحیح لکھنے کی مشق کریں۔ بچے جب حروف کی علامات کو پہچان لیں تو حروف کی املا کرائی جائے لیکن بہتر یہ ہے کہ املا نویسی کے عمل کو بھی با معنی اور دلچسپ بنایا جائے اور اصلاح کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔ املا نویسی کے طریقے مندرجہ ذیل اقدامات کی مدد سے سیکھے جاسکتے ہیں۔

- (1) طلبہ کو اس حصے/الفاظ/یا عبارت کے متعلق پہلے سے بتا دیا جائے جس سے املا لکھوانا مقصود ہے تاکہ بچے توجہ سے اس کو پڑھیں اور ذہنی طور پر آمادہ ہوں۔
 - (2) املا لکھنے سے پہلے آلات تحریر یعنی قلم، دوات، تختی یا کاپی کا جائزہ لیا جائے۔
 - (3) بچوں کو صحیح طریقے سے بیٹھنے کی ہدایت کی جائے۔
 - (4) استاد مناسب رفتار اور بلند آواز سے املا لکھوائے۔ کمرہ جماعت کی آخری نشست پر بیٹھا ہوا بچہ بھی اس کی آواز کو صاف اور واضح طور پر سن لے اور رفتار ایسی ہونی چاہیے کہ سست رفتار بچہ بھی اس کا ساتھ دے لے۔
 - (5) املا لکھوانے کے بعد ایک بار سارے الفاظ یا عبارت پھر سے دہرائی جائے تاکہ بچے موازنہ کر کے اپنی غلطی خود درست کر سکیں یا رہ جانے والے حصے کو مکمل کر سکیں۔
 - (6) اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کیے جانے چاہئیں۔
- الف) ذاتی اصلاح کے لیے ہر طالب علم کو موقع دیا جائے کہ وہ خود اپنی غلطیاں نکالے اور درستی کرے۔ اس کے لیے تختہ تحریر پر پوری عبارت یا الفاظ لکھ کر موازنے کا موقع دیا جائے یا چارٹ لٹکا دیا جائے تاکہ بچے اسے دیکھ کر اصلاح کر سکیں۔ اور اگر کتاب میں سے کوئی چیز لکھوایا گیا ہے تو بچے کتاب سے موازنہ کریں۔ بچے جب خود مطمئن ہو جائیں تو استاد کو تختی/کاپی دکھائیں تاکہ استاد ان کی اغلاط کی تصحیح کر سکے۔
- ب) بچے ایک دوسرے کی اغلاط نکالیں اور تصحیح کریں اس مقصد کے لیے انہیں آپس میں تختی یا کاپی بدلنے کے لیے کہیں۔ اس سے بچوں میں غور و فکر کی عادت پیدا ہوگی۔ استاد کو سہولت رہے گی اور بچوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا جذبہ ابھرے گا۔ اس طریقے میں ایک غرض یہ ہے کہ بچے ایک دوسرے کی غلطی نکالنے پر ایک دوسرے سے ناراض ہو سکتے ہیں اس کا حل یہ ہے کہ لائق بچے کو مانیٹر بنادیا جائے اور وہ غلطیاں نکال کر ان کی اصلاح کرے۔
- ج) بہترین طریقہ تو یہی ہے کہ ہر بچے کی اغلاط کی نشاندہی اور اصلاح کا کام خود استاد انجام دے۔ تعداد زیادہ ہونے کے باعث شاید استاد ہر بچے کی رہنمائی کا فریضہ انجام نہیں دے سکتا۔ لہذا بچوں میں تختہ تحریر پر لکھے ہوئے سے موازنہ کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس طرح وہ از خود اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکیں گے۔
- د) چونکہ درستی اور اصلاح کا مقصد تعمیری ہوتا ہے اس لیے سرزنش یا سزا کو اصلاح کا حصہ نہیں بننا

چاہیے۔ غلطی کی درستی ہمدردی کے ساتھ کی جائے عین ممکن ہے کہ کوئی معذوری یا عذر اس غلطی کا سبب ہو۔ استاد کے لہجے اور آواز کی غلطی بھی اس غلطی کا سبب بن سکتی ہے لہذا لکھنا سکھا۔ ۱۰ ہوئے بچوں کو بلاوجہ ہراساں کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں پرسکون اور بے خوف فضا میں کام کرنے کا موقع دینا چاہیے۔

1.5 خوش خطی

خوش خطی کا مطلب ہے صاف صاف لکھنا اور درست لکھنا۔ عام طور پر خوش نویسی اور خوش خطی کو ہم منی سمجھ لیا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چند طلبہ کے جنہیں خوش نویسی کرنا یا آرٹس بننا ہے باقی طلبہ کو خوش خطی کی مشق کرانے کی ضرورت نہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ صاف ستھرا اور صحیح بناوٹ کے ساتھ لکھنا خود پڑھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ ہم صرف اس لیے لکھتے ہیں کہ اسے پڑھا جاسکے۔ اسی صورت میں کچھ پڑھا جاسکے گا اگر دوسرے حالت میں لکھا ہوگا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل پہلوؤں سے مدد لیتے ہوئے خوش خطی کی مشق کرانا نہایت ضروری ہے۔

(1) لکھنے میں ہر حرف اپنی درست بناوٹ پر ہو۔ حروف تہجی مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں انہیں ملا کر لکھنے کے لیے بھی بعض اوقات قلم اٹھا اٹھا کر لکھنا پڑتا ہے۔ اردو کے بعض حروف لکیر پر افقی حالت میں ہوتے ہیں۔ کچھ دائرے یا نیم دائرے کی صورت میں اور کچھ لکیر پر عموداً واقع ہوتے ہیں۔ اسی طرح نقطے، شوٹے، گوشے، دندائے، وغیرہ لکھتے وقت ان کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ابجد نویسی کی سطح پر ہی بچوں کو حروف کی صحیح بناوٹ اور مقام یا نشست سے روشناس کرانا چاہیے۔ بہتر ہے کہ اس مقصد کے لیے چار لکیری کاپی استعمال کی جائے۔ لکھنے کے لیے صرف پرانی وضع کے قلم ہی ضروری نہیں بلکہ یہ کام پنسل، بال پوائنٹ اور پین سے بھی لیا جاسکتا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ تمام حروف اپنی صحیح نشست پر لکھے ہوئے ہوں۔ نقطے اور دندائے درست اور پورے ہوں۔ تمام دائرے موزوں اور برابر ہوں۔

(2) سطریں سیدھی ہوں۔ اس کے لیے لکیر دار کاپی پر مشق کرانا مثبت نتائج دے سکتا ہے۔ پہلے چار لکیری پھر دو لکیری اور آخر میں ایک لکیری کاپی پر مشق کرائی جاسکتی ہے۔ استاد کو چاہیے کہ تختہ سیاہ پر خود بھی سیدھی سطروں میں لکھے۔

(3) حروف اور الفاظ میں مناسب فاصلہ دیا جائے تاکہ محوِ نگاہ نہ ہو یعنی جب کسی لفظ میں کوئی حرف

سالم آئے تو کتنا فاصلہ ہو اور دو الفاظ کے درمیان فاصلہ دینا ہو تو کتنا دیا جائے۔ یہ کام بھی مشق ہی کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

- (4) صفائی کا خیال رکھنا، دھبے اور پونچھے ڈالنے کاٹنے کے نشانات وغیرہ سے بچنے کی تلقین کی جائے۔
- (5) رموز اوقاف تحریر کرنے کی مشق کرائی جائے۔ وقفے اور نختے خاص طور پر ڈلوائے جائیں۔
- (6) خوش خطی روانی میں حائل نہ ہو۔ تیز نویسی یا زود نویسی تحریر کو ضرورت ہوتی ہے اگر بچے اپنا وقت صرف حروف اور الفاظ کو سنوارنے میں صرف کرنے لگیں گے تو ان کی تحریر کی رفتار کم ہو جائے گی وہ ست نویس ہو جائیں گے۔ تیز رفتاری سے لکھنا ان کے لیے مشکل ہوگا۔ اس لیے شروع ہی سے دونوں پہلوؤں یعنی خوش نویسی اور تیز رفتار تحریر پر نظر رکھی جائے اور ان کی مشق کرائی جائے۔
- (7) ابتدا میں خوش خطی کے چارٹ، کاریاں اور کتابیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن رفتہ رفتہ سادہ کاغذوں پر مشق کرنے پر ہی اکتفا کرنا چاہیے۔
- (8) خوش خطی کے لیے انفرادی اصلاح درکار ہوتی ہے۔ لہذا بچوں کو لکھتے وقت دیکھا جائے اور ہر ایک کی الگ الگ اصلاح کی جائے۔ پرانے طریقے کے مطابق تجتبیوں پر پنسل سے بھی لکھا جاتا ہے۔ اسے پورے ڈالنا کہا جاتا ہے۔ بچے ان پر قلم چلانے کی مشق کرتے تھے۔ آج بھی یہ طریقہ موزوں ہے۔ اولاً اسی پر قلم پھیرنے کیلئے کہا جائے پھر اسی طریقے سے از خود لکھنے کے لیے کہا جائے۔
- (9) خط نستعلیق کی مشق کرائی جائے۔ خط نسخ تو خود ہی بگڑا ہوا خط ہے نسخ کی مشق سے کم تر خط ہو کر بچوں کا خط اور بگڑ جاتا ہے۔ یہ خط نستعلیق کی مشق میں ڈرا سا بگاڑ انہیں نسخ کے قریب لے آتا ہے لیکن زیادہ بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔
- (10) حروف ملا کر لکھنے کے بنیادی اصول بتائے جائیں کہ تمام حروف اس وقت تک ملا کر لکھے جاتے رہیں گے جب تک کہ مندرجہ ذیل میں سے ایک بات مکمل نہ ہو جائے کہ:

الف) لفظ ختم نہ ہو جائے۔

ب) ”اُزُو“ کی شکل رکھنے والے حروف میں سے کوئی حرف نہ آجائے۔

یعنی ”ا“، ”ز“، ”و“، ”و“، ”و“، ”و“، ”و“، ”و“ وغیرہ اپنے سے اگلے حروف کے ساتھ نہیں ملتے

بچوں میں خوشی خطی کے لیے مقابلے کا شوق بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے خوش خطی کے مقابلے منعقد کرائے جاسکتے ہیں۔ بہترین نمونوں کی نمائش کی جاسکتی ہے۔ ان پر انعام دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح بچوں میں مثبت انداز سے مسابقت کا جذبہ پیدا کر کے اپنے خط کو بہتر بنانے کا شوق پیدا کیا جاسکتا ہے۔

1.6 اہم نکات

- (1) لکھنے کی مہارت پڑھنے سے پہلے وجود میں آتی ہے۔
- (2) لکھنے میں بہت سی ذیلی مہارتیں درکار ہوتی ہیں۔
- (3) لکھنے کی ابتدا تصویر کشی سے ہوئی۔
- (4) لکھنے کے لیے کچھ بنیادی مشقیں درکار ہوتی ہیں جیسے الٹی سیدھی لکیریں، دائرے، نقطے وغیرہ
- (5) نقل کی مشقیں سادہ حروف سے شروع کی جاتی ہیں۔
- (6) استاد کو چاہیے کہ ہر بچے کے پاس جا کر اس کی اصلاح کرے۔
- (7) نقطے اور شے پورے لگوائے جائیں اور صحیح مقام پر رکھوائے جائیں۔
- (8) لکھنے کی مہارتوں کا جائزہ لینے کا بہتر طریقہ الما نوہی ہے۔
- (9) بچوں کو خود ہی موازنہ کر کے اپنی غلطی درست کرنے کا موقع دیا جائے۔
- (10) بچے ایک دوسرے کی اغلاط نکالیں اور تصحیح کریں۔
- (11) بہترین طریقہ یہ ہے کہ استاد ہر بچے کا کام خود دیکھے۔
- (12) غلطی کی درستی ہمدردی کے ساتھ کی جائے۔
- (13) خوش خطی کا مطلب ہے صاف صاف لکھنا اور درست لکھنا۔
- (14) لکھنے میں ہر حرف اپنی درست بناوٹ میں ہو۔
- (15) سطریں سیدھی ہوں۔
- (16) حروف اور الفاظ کے درمیان مناسب فاصلہ ہو۔
- (17) صفائی کا خیال رکھا جائے۔
- (18) رموز اوقاف تحریر کرنے کی مشق کرائی جائے۔
- (19) ابتدا میں خوش خطی کے چارٹ اور کارپیاں استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔

- (20) خوش خطی کے لیے انفرادی اصلاح درکار ہوتی ہے۔
 (21) خط نستعلیق کی مشق کرائی جائے۔
 (22) تمام حروف ملا کر لکھے جاتے ہیں تا وقتیکہ لفظ ختم نہ ہو جائے یا اُر دُوۃ کی شکل کے حروف نہ آجائیں جو اپنے سے اگلے حروف کے ساتھ نہیں ملتے۔
 (23) بچوں میں خوش خطی کا شوق پیدا کرنے کے لیے مقابلے کرائے جائیں۔

سرگرمی:

اردو میں نستعلیق کے حروف جب ملا کر لکھے جاتے ہیں تو وہ مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔ آپ کتنی شکلیں واضح کر سکتے ہیں؟ ایک کاغذ پر بنائیں۔

خود آزمائی نمبر 1

- سوال نمبر 1۔ خوش خطی پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔
 سوال نمبر 2۔ المانویسی کے بنیادی اصول بیان کریں۔
 سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔
 (1) لکھنے کی مہارت پہلے وجود میں آئی کہ پڑھنے کی؟
 (2) لکھنے میں ہاتھ کے علاوہ اور کس عضو کا عمل زیادہ ہوتا ہے؟
 (3) لکھنے کی ابتدا کس سے ہوئی؟
 (4) بچوں کو لکھنے کی مشق کے لیے پنسل سے لکھ کر دینے کو کیا کہتے ہیں؟
 (5) حرف ”ب“ بائیں طرف سے لکھا جاتا ہے یا حرف ”ج“؟
 (6) عام طور پر کس حرف کا شوشا لکھنے سے رہ جاتا ہے؟
 (7) خوش خطی پر زیادہ توجہ دینے سے تحریر کی رفتار کم ہوتی ہے یا زیادہ؟
 (8) اردو میں کون سے خط کی مشق کرائی جانی چاہیے؟
 (9) کون سی شکل کے حروف اپنے سے اگلے حروف کے ساتھ نہیں ملتے؟
 (10) بچوں میں خوش خطی کے مقابلے میں کیا نتائج برآمد ہوں گے؟

2۔ لکھنا سکھانے کے دیگر امور

ابتدائی سطح پر فن تحریر سے آشنائی کے تقاضے پورے کیے جاتے ہیں تاکہ طلبہ حروف، الفاظ، جملے اور عبارتیں لکھنا سکھ جائیں۔ ان مہارتوں کی تکمیل کے لیے بعد میں کئی اعلیٰ مہارتوں پر عبور حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ان میں انشائے تحریری، ادبی نگارشات وغیرہ اہم ہیں۔ انشائے تحریری سے مراد عام ضرورت کی عبارتیں تحریر کرنا اور ادب نگاری سے مراد تخلیقی نگارشات وجود میں لانا ہے۔ ذیل میں اس کے لیے ان کے بارے میں مختصر نوٹ پیش کیے جاتے ہیں۔

2.1 انشائے تحریری

کسی موضوع پر کوئی موزوں عبارت، مضمون یا انشائیہ لکھنا انشائے تحریری کہلاتا ہے۔ اسے انشا پردازی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ چوتھی پانچویں جماعت میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور خیالات کو مربوط رواں اور موزوں عبارت میں تحریر کرنے کی صلاحیت پیدا کریں اس کے علاوہ عرضی، درخواستیں، رسیدیں وغیرہ لکھ سکیں۔ انشا پردازی بھی ایک تخلیقی عمل ہے۔ اگرچہ ہم اسے خالص تخلیقی ادب قرار نہیں دے سکتے لیکن اس کے لیے بھی وجود میں آنے والی عبارتیں بچوں کو اپنے ذہن ہی سے تخلیق کرنا ہوتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہیں چند تکنیکی اصول بتائے اور سکھائے جاتے ہیں۔ یہ اصول زبانی بھی بتائے جاتے ہیں اور تختہ تحریر پر لکھ کر بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ ان اصولوں کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

2.1.1 عنوان/موضوع کا بیان

جس موضوع پر انشا پردازی کرنا ہو اس کے عنوان کا ذکر اور وضاحت کی جاتی ہے مثلاً ”صبح کی سیر“۔ عنوان بیان کرنے کے بعد اس کے وجود فوائد اور نقصانات، خوبیوں یا خامیوں وغیرہ سب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

2.1.2 مشاہدے کی ترغیب

طلبہ کو اس موضوع پر اپنے مشاہدات قائم کرنے کے لیے کہا جاتا ہے مثلاً خود صبح کی سیر کر کے دیکھیں یا دوسروں کو سیر کرتے دیکھیں۔ وہاں ارد گرد کے مناظر، اشیاء، واقعات کا مشاہدہ کریں۔

2.1.3 خیالات/تجزیہ

اپنے مشاہدے کی بنا پر حاصل ہونے والے نتائج کو اپنے خیالات کے ذریعے جانچیں۔ ان کی خوبیوں/خامیوں کو پرکھیں۔ اپنے خیالات کو مجتمع کریں اور خوب سوچ بچار کریں۔

2.1.4 تحریری تمہید

عنوان لکھنے کے بعد بچے مضمون کے تمہیدی جملے لکھیں انہیں بتایا جائے کہ تمہید سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ایسے جملے سے آغاز کیا جائے جس سے مضمون پڑھنے میں دلچسپی پیدا ہو مثلاً اگر اپنے مشاہدات بیان کئے جارہے ہوں تو یوں لکھا جائے ”آج میں صبح سویرے ہی اٹھ بیٹھا.....“ یا پھر ”سیر یوں تو انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہے مگر صبح کی سیر.....“

2.1.5 متن انشاء

مضمون کے متن میں پہلے ترتیب وار اپنے مشاہدات بیان کریں پھر اس کی خوبیوں/خامیوں کا ذکر کریں۔ یہ سب باتیں منطقی ترتیب سے آئیں گی یعنی جو بات پہلے ہو وہ پہلے بیان ہو اور جو بات بعد میں آنا ہو وہ بعد میں بیان ہو۔

2.1.6 اختتامیہ

انشاء پردازی کے آخر میں نتائج/نتیجہ بیان کیا جائے یا پھر اس موضوع پر عمومی تبصرہ کیا جائے یا کوئی نصیحت کی جائے یا سبق آموزی کا ذکر کیا جائے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ کسی بھی انشاء پردازی کی مشق میں موضوع کے اہم نکات بیان کرے یا تختہ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو سوچنے میں مدد دے اور ان کے خیالات کی سمت بندی کرے۔

2.2 ادبی نگارشات

بچے کہانی سننے اور لکھنے میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ انشاء پردازی کے خالص تخلیقی عمل میں اشارات کی مدد سے کہانی لکھنے یا تصویر کو دیکھ کر واقعات بیان کرنے کے عمل کا یوں آغاز کیا جاسکتا ہے:- ”پھر کیا ہوا؟“ بچے اپنے

ذہن کے گھوڑے دوڑائیں اور سوچیں کہ اس کے بعد کیا ہو سکتا ہے؟ بس وہی کچھ لکھ دیں۔ چوتھی اور پانچویں جماعت میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں لکھوائی جاسکتی ہیں۔ بڑی جماعتوں میں بہتر انشا پردازی کی جاسکتی ہے۔

انشا پردازی یا ادبی نگارشات میں ایک لازمی امر یہ ہے کہ اس میں رسمی انداز پیدا نہ ہو بلکہ بچے اپنے ذاتی خیالات، مشاہدات، احساسات اور تاثرات بیان کریں۔ ان کا طرز تحریر بے تکلف ہو وہ اپنے تجربات سادہ طریقے سے بیان کریں۔ عبارت آرائی، مشکل الفاظ اور طویل جملوں سے گریز سکھایا جائے۔ بہتر ہے کہ شروع میں دو تین بچے مل کر ایک عبارت لکھیں یعنی آپس میں بات چیت کے ذریعے نفس مضمون وضع کریں، کہانی تخلیق کریں یا مضمون بنائیں پھر ان میں سے ایک بچہ اسے تحریر کرے۔ اگر جماعت میں ہر گروہ اپنی تخلیق پڑھ کر سنائے تو اس سے تحریری مسابقت کی مثبت فضا قائم ہوگی اور ایک دوسرے کی اصلاح بھی ہو سکے گی۔

2.3 تدریسی مقاصد

کوشش کی جائے کہ ہر جماعت کی سطح کے مطابق لکھنا سکھایا جاسکے۔ زبان دانی کا تقاضا ہے کہ بچہ جو کچھ پڑھے اسے لکھ سکے۔ پہلی جماعت ہی سے اسے ہاتھ سے لکھنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اس کے تمام اعضا کو صحیح حرکت دینے میں اتنی مشق بہم پہنچائی جائے کہ وہ حروف اور الفاظ لکھنے میں ساتھ دے سکیں۔ علاوہ ازیں اسے لکھنے کے لیے مطلوب آداب نشست بھی سکھائے جائیں سادہ املا لکھنے کی عادت ڈالی جائے۔ دوسری جماعت میں پیچیدہ حروف سازی کی طرف بڑھا جائے اور عام فہم جملہ سازی کی جائے۔ نیز عنوان لکھنے کی مشق بھی ہونی چاہیے۔ تیسری جماعت میں اسے صفائی اور نفاست کے ساتھ فن تحریر پر عبور حاصل ہو جانا چاہیے۔ چوتھی جماعت میں بنیادی انشاء پردازی، خلاصہ نویسی، نقل نویسی وغیرہ پر عبور ہونا چاہیے۔ پانچویں جماعت میں روزمرہ مراسلت، کہانی نویسی اور مضمون نویسی کی طرف راغب کرنا چاہیے۔ ذیل میں ان مقاصد تدریس کو آپ کے لیے نکات وار بیان کیا جا رہا ہے۔

2.3.1 جماعت اول

- (1) انگلی، پنسل، چاک سے سیدھے، خم دار اور گول خطوط بنائے۔
- (2) نقطے اور دندائے کے مقامات اور تعداد سے واقف ہو۔
- (3) حروف کی سالم شکل کے ساتھ ان کی مخلوط شکلیں بھی پہچان سکے۔

- (4) حروف کی شکل دیکھ کر نقل کر سکے۔
- (5) لکھے وقت صحیح طریقے سے بیٹھے اور نگاہ صحیح زاویے پر رکھ سکے۔
- (6) حروف اور سادہ الفاظ کی املا کر سکے۔
- (8) نقطہ پورا ڈالے۔ کش اور دائرے بنا سکے۔

2.3.2 جماعت دوم

- (1) نقل نویسی کے سلسلے میں الفاظ اور جملے لکھ سکے۔
- (2) آئہ تحریر کو آسانی اور آزادی کے ساتھ حرکت دے سکے۔
- (3) سادہ اور مربوط جملوں کی املا کر سکے اور ہم آواز حروف کے استعمال میں غلطی نہ کرے۔
- (4) تحریر میں صفائی اور خوب صورتی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔
- (5) روشنائی کا درست استعمال کرے۔
- (6) نقطے، دندائے اور دائرے صحیح طریقے سے لگائے۔
- (7) خود سے سادہ الفاظ اور جملے لکھے۔
- (8) سادہ تصویر دیکھے اور اس کا عنوان لکھے۔
- (9) لکھنے کی صحیح عادت اختیار کرے۔

2.3.3 جماعت سوم

- (1) تحریر میں صفائی پیدا کر سکے۔
- (2) اپنی پسند کے سادہ جملے اور مختصر کہانی لکھے۔
- (3) ایک جیسی املا اور آواز والے الفاظ جمع کر کے لکھے۔
- (4) عبارت سن کر املا کرے۔
- (5) کتاب سے دیکھ کر ٹھیک نقل کرے۔
- (6) خوش خطی کے مقابلے میں حصہ لے۔

- (7) اپنے ساتھیوں کی اصلاح کر سکے۔
- (8) سادہ انداز میں خط، نظم اور کہانی نقل کر سکے۔
- (9) اپنی لغت تیار کرے یعنی فہرست الفاظ بنائے۔
- (10) روزنامہ لکھ سکے، کم از کم دو باتیں روزانہ لکھے۔
- (11) ہفتے کے دنوں، مہینوں اور تہواروں کے نام لکھ سکے۔

2.3.4 جماعت چہارم

- (1) اپنے لیے قلم خود تیار کر سکے۔ قلم کا انتظام کر سکے۔
- (2) خوش خطی لکھے، خوش خطی کے مقابلے میں حصہ لے۔
- (3) املا صحیح طور پر لکھ سکے۔
- (4) سادہ خطوط، کہانی، واقعہ، جانوروں وغیرہ پر چند جملے لکھ سکے۔
- (5) اپنا روزنامہ لکھ سکے۔
- (6) اپنی پسند کے گیت، نظمیں، لطیفے، نقل کر سکے اور سبق کا خلاصہ لکھ سکے۔
- (7) تصویری/تحریری چارٹ تیار کر سکے۔
- (8) تختہ تحریر پر الفاظ لکھ کر دکھا سکے۔
- (9) اپنے ساتھیوں کی تحریری اغلاط کی نشاندہی کرے۔
- (10) ہم قافیہ الفاظ کی فہرست بنائے۔

2.3.5 جماعت پنجم

- (1) خوش خط اور صاف تحریر لکھے، پیرے بنا سکے۔
- (2) املا کی اغلاط سے بچ سکے۔
- (3) رموز اوقاف کا استعمال کر سکے۔
- (4) خطوط، رسیدیں، درخواستیں لکھ سکے۔

- (5) اپنے مشاہدات اور تاثرات لکھ سکے۔
- (6) تنقید تحریر پر بھی ردائی سے لکھ سکے۔
- (7) مختصر کہانی، واقعات، روداد لکھ سکے۔
- (8) عام فہم مضمون/انشائیہ لکھ سکے۔
- (9) کمرہ جماعت کے لیے اچھے چارٹ بنا سکے۔
- (10) منتخب اشعار/اقتباسات کے بیاض تیار کر سکے۔

2.4 تحریری مقابلے

طلبہ میں انشا پردازی کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے مابین تحریری مقابلے منعقد کرائے جائیں۔ یہ مقابلے عام طور پر مضمون نویسی، کہانی نویسی یا تصویری انشا کے حوالے سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر اس کے دو طریقے ہیں۔

- (1) طلبہ کو موضوع چند روز پہلے بتا دیا جائے۔ وہ اس پر کتابوں، کتب خانوں، اخباروں، اساتذہ اور والدین کی مدد سے تیار کر کے آئیں اور ایک خاص دن انہیں مقابلے میں بٹھادیا جائے۔
- (2) طلبہ کو موقع پر بتایا جائے کہ وہ اس موضوع پر مضمون، مختصر تحریر یا تصاویر کو دیکھ کر کہانی لکھیں۔ پہلے طریقے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ طلبہ مزید مطالعے اور معلومات میں اضافہ کر لیتے ہیں لیکن نقص یہ ہے کہ عام طور پر طلبہ کوئی مضمون رٹ کر مقابلے میں بیٹھ جاتے ہیں جس سے سارا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

دوسرے طریقے کا فائدہ یہ ہے کہ طلبہ کی تخلیقی قوت بیدار ہوتی ہے اور اردو میں انشا پردازی اور تحریری ملکہ سے آشنا ہو جاتے ہیں لیکن اس کا نقص وہی ہے کہ وہ زیادہ وسعت اور جامعیت کے ساتھ معلومات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے ایک آسان اور امتزاجی طریقہ ہے کہ طلبہ کو کوئی وسیع موضوع بتا دیا جائے اور کہا جائے کہ فلاں دن اس کے کسی بھی پہلو پر مضمون لکھنے کا مقابلہ ہوگا۔ تخلیقی صلاحیتوں کے لیے البتہ دوسرا طریقہ ہی موزوں ہے۔ مثلاً اشاروں یا تصویروں کی مدد سے کہانی مکمل کرنا وغیرہ۔ امتزاجی طریقے کی ایک مثال ”تعلیم“ کا موضوع ہے۔ اس میں ”تعلیم کی ضرورت“، ”تعلیم اور روزگار“، ”تعلیم اور کھیل“ وغیرہ کے عنوانات مقابلے کے روز بتائے جاسکتے ہیں ان موضوعات کو جملے کی صورت میں بھی پیش کیا جاسکتا ہے مثلاً ”تعلیم اور کھیل کا آپس میں کیا

تعلق ہے؟“ وغیرہ۔ ہر ماہ ایسے مقابلے خاطر خواہ تدریسی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2.5 اہم نکات

- (1) انشاء پردازى 'لکھنا سکھانے کی اعلیٰ مہارت ہے۔
- (2) انشاءے تحریر چوتھی اور پانچویں جماعت میں مطلوب ہوتا ہے۔
- (3) عنوان/موضوع واضح کرنا چاہیے۔
- (4) طلبہ کو مشاہدے کی ترغیب دینی چاہیے۔
- (5) خیالات کا تجزیہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔
- (6) تحریر کی تمہید کے انداز بتانے چاہئیں۔
- (7) انشاءے متن کی منطقی ترتیب سے آگاہ کیا جائے۔
- (8) اختتامی جملے بتائے جائیں۔
- (9) اہم اشارات/نکات بتائے جائیں۔
- (10) کہانی لکھنے کی مشق کرائی جائے۔
- (11) بچے اپنی تخلیقات پڑھ کر سنائیں۔
- (12) پہلی جماعت میں خطوط، حروف وغیرہ سکھائے جائیں۔
- (13) دوسری جماعت میں صحیح لکھا جاسکے۔
- (14) تیسری جماعت میں تحریر میں صفائی پیدا ہو سکے۔
- (15) چوتھی جماعت میں بچہ چند تخلیقی جملے لکھ سکے۔
- (16) پانچویں جماعت میں بچہ انشاء پردازى کر سکے۔
- (17) طلبہ کے تحریری مقابلے منعقد کرائے جائیں۔
- (18) موضوعات جملوں کی صورت میں عنوان کے کسی ایک پہلو پر مبنی ہوں۔

سرگرمی:

مضمون نگاری سکھانے کے لیے کسی ایک مضمون کے اشارات لکھ کر استاد کو دکھائیں۔

خود آزمائی نمبر 2

- سوال نمبر 1- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔
- (1) انشا پر دازی بنیادی مہارت ہے یا اعلیٰ؟
 - (2) انشائے تحریری کس جماعت سے مطلوب ہوتی ہے؟
 - (3) انشائی متن کی ترتیب کیسی ہونی چاہیے؟
 - (4) خطوط، حروف، الفاظ کس جماعت میں لکھنا سکھائے جائیں؟
 - (5) بچہ کس جماعت میں تخلیقی جملے لکھنے کے قابل ہو جاتا ہے؟
 - (6) بچہ کس جماعت میں انشا پر دازی کے قابل ہو جاتا ہے؟
- سوال نمبر 2- مندرجہ ذیل بیانات میں درست جواب پر ”ص“ کا نشان لگائیں۔
- (1) تحریر میں صفائی کس جماعت میں ہونی چاہیے۔
 - (2) (الف) دوسری۔ (ب) تیسری۔ (ج) چوتھی۔ (د) پانچویں
 - (3) تصویروں کی مدد سے مندرجہ ذیل میں سے کیا مکمل کروایا جاسکتا ہے
 - (4) (الف) مضمون۔ (ب) نظم۔ (ج) کہانی۔ (د) لطیفہ
 - (5) اگر بچے گروہی طور پر لکھنا سیکھیں تو مندرجہ ذیل میں سے کیا عمل کرنا چاہیے؟
 - (6) (الف) آپس میں بات چیت کریں۔ (ب) ایک دوسرے کی اصلاح کریں۔
 - (7) (ج) اپنے ذہنی گھوڑے دوڑائیں۔ (د) کہانی لکھنے بیٹھ جائیں۔
 - (8) طلبہ اپنے ارد گرد کی چیزیں بنوڑ دیکھیں تو یہ عمل کیا کہلاتا ہے؟
 - (9) (الف) متن۔ (ب) اختتامیہ۔ (ج) خیالات۔ (د) مشاہدہ
 - (10) (الف) انشا پر دازی کس طرح کا تخلیقی عمل ہے؟
 - (11) (الف) کہانی لکھنے کا عمل۔ (ب) موزوں عبارت لکھنے کا کام۔
 - (12) (ج) سادہ تخلیق۔ (د) خالص تخلیقی ادب ہے۔

3۔ جوابات

خود آزمائی نمبر 1

- سوال نمبر 1 جواب متن میں موجود ہے۔
سوال نمبر 2 یونٹ کے متعلقہ حصے میں جواب موجود ہے۔
سوال نمبر 3

- | | | |
|--------------|-------------|------------------|
| (1) پڑھنے کی | (2) آنکھ | (3) تصویر کشی سے |
| (4) پورے | (5) "ج" | (6) "ص" |
| (7) کم | (8) نستعلیق | (9) اُردو |
| (10) شوق | | |

خود آزمائی نمبر 2

سوال نمبر 1۔

- | | | |
|-----------|-----------|-------------|
| (1) اعلیٰ | (2) چوتھی | (3) منطقی |
| (4) پہلی | (5) چوتھی | (6) پانچویں |

سوال نمبر 2۔

- | | | |
|-------|-------|---------|
| (1) ب | (2) ج | (3) الف |
| (4) د | (5) ب | |

4۔ کتابیات

- (1) اردو کیسے پڑھائیں۔ مولوی سلیم عبداللہ، کراچی، اردو اکیڈمی سندھ، 1100ھ
- (2) اردو زبان اور اس کی تدریس۔ ڈاکٹر مظفر حسن ملک، دیگر اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔
- (3) اردو زبان اور اس کی تعلیم، ڈاکٹر سلیم فارانی، لاہور، پاکستان بک سٹور، 1962ء
- (4) پی ٹی سی انٹرمیڈیٹ، اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔
- (5) تجدیدی کورس برائے پرائمری اساتذہ (اردو) اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، 1980ء۔
- (6) تدریس اردو، لاہور، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، 1975ء۔
- (7) تدریس اردو، ایس ایم شاہ، لاہور، گلوب پبلشرز، 1987ء۔
- (8) تدریس اردو، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1987ء۔
- (9) علم التعلیم (حصہ دوم)، لاہور، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، مئی 1977ء۔
- (10) مبادیات تعلیم (حصہ اول)، لاہور، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، مئی 1974ء۔